وعدۂ جنت

آیۃ اللہ العظمی سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی طاب ثراہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ۔

اہل ایمان کا سرمایہ نازش کیا ہے؟ بہشت عنبر سرشت کا وعدہ جو خلاق عالم نے بتوسط نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کیا ہے۔ یہی وعدہ دنیا کے مصائب میں ان کی ڈھارس، مشکلات میں ان کا سہارا اور کش مکش حیات کی تلخ کامیوں میں ان کی زندگی کو خوشگوار بنانے کا ذریعہ ہے۔ اسی کو یہ اپنی خستہ حالیوں پر قناعت کے جواز کی سند قرار دیتے ہوئے جدوجہد سے کنارہ کشی کا بہانہ بناتے اور جمود وتعطل کو راضی برضائے قضا ہونے کے پردہ میں چھپا کر ناصح معترض کی زبان بندی کرتے ہیں۔

اس وعدہ کا آسرا سب ہی مسلمانوں کو ہے مگر اس کے حدود و قیود میں اختلاف ہے۔ کوئی اسے کلمۂ توحید کے اقرار کے ساتھ وابستہ کرتے ہوئے صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی کو اس وعدہ کے استحقاق کی سند جانتا ہے اور کوئی اس کے ساتھ اقرار ولایت کو جزو لازم قرار دیتے ہوئے اس اقرار نہ رکھنے والوں کو اس سے محروم قرار دیتا ہے۔ حالانکہ پہلا گروہ جو صرف شہادتین کے اقرار کو ضروری سمجھتا ہے، اس کے اصول کا تقاضہ یہ ہونا چاہئے کہ وہ دوسری جماعت کو نجات سے محروم نہ سمجھے، اس لئے کہ ایک تیسری اصل کے اقرار کے بعد بھی پہلا جزء یعنی اقرار شہادتین تو برقرار رہتا ہی ہے۔ مگر کیا کیا جائے کہ سمجھتا یہ بھی یہی ہے یعنی ہر فرقہ مسلمانوں کا دوسرے فرقہ کو اس وعدہ کے حدود سے خارج جانتا ہے مگر اعمال کی اہمیت کو نظر انداز کرنے میں یہ سب ہی متفق ہیں۔ اور ہر ایک اس تصور میں مست ہے کہ دنیا چاہے جیسی گذاری مگر عقبیٰ بخیر ہے۔ ادھر یہ دنیا کا عبوری دور ختم ہوا اور بس پھر باغ بہشت اور اس کی نعمتیں ہیں جو ہمارے پہنچنے کی منتظر ہیں۔ اب کتنا قابل عتاب ہوگا وہ بے درد انسان جو جھنجھوڑی دے کر ان کو اس خواب شیریں وکیف آور سے بیدار کر دینا چاہے اور انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کرے کہ صرف کسی مذہب کے رسمی عقائد کا اقرار کر لینے اور مردم شماری کے رجسٹر میں مذہب کے خانہ میں کسی ایک مذہب کے خانہ میں کسی ایک مذہب یا اس کے ایک فرقہ کا نام لکھوا دینے سے جنت نہیں ملا کرتی بلکہ وعدۂ جنت جن لوگوں سے ہے، ان کے لئے ایمان اور عمل صالح دو ضروری چیزیں ہیں۔ اس لئے جب تک ان دونوں صفتوں کا اجتماع نہ ہو اس وقت تک جنت کا وعدہ اپنے لئے حتمی طور پر سمجھنا غلط ہے اور سراسر غلط ہے، یہ آواز بلند کرنے والا ضرور مورد ملامت بنے گا اور ''مسلمات وعقائد عامہ'' کی مخالفت کا ہولناک الزام عائد کرکے بھی اس کے دہن میں قفل لگانے کی کوشش کی جائے گی مگر کیا کیا جائے کہ فرض بہرحال فرض ہے۔ اور تلخ حقیقتوں کو 'لوم لائم' کی پرواہ کئے بغیر زبان پر لانا ان حقیقتوں سے واقفیت کے ''جرم'' کا ضروری کفارہ ہے جس کا ادا کرنا ناگزیر ہے۔

ظاہر ہے کہ ''وعدۂ جنت'' جس کا آسرا ہے کسی 'سلطان وقت' کسی حاکم 'دنیا' کسی شہنشاہ مجازی کی طرف کا وعدہ نہیں ہے بلکہ خالقِ عالم کا وعدہ ہے۔ پھر خالق کا وعدہ ہمیں معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ کیا ہے؟ خود اس کا کلام جو بحیثیت قرآن ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے۔ اس میں یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کا وعدہ

کس سے اور کن شرائط کے ساتھ ہے؟

جب ہم قرآن کریم کو سامنے رکھ کر اس کی ورق گردانی کرتے ہیں تو ہمیں تقریباً ہر صفحہ پر یہی نظر آتا ہے کہ وعدۂ الٰہی صرف ان ایمان والوں سے ہے جو اعمال صالحہ کے زیور سے آراستہ ہوں۔ان کے غیر سے وعدۂ الٰہی ہرگز نہیں ہے۔

یہ آیات قرآنی چند قسم کے ہیں:۔

پہلی قسم :۔ جن میں وعدہ بلفظ بشارت و خوش خبری ہے۔اور یہ خوش خبری انہی لوگوں کے لئے جو ایمان لائیں اور عمل صالح کے پابند ہوں اور ان دونوں صفتوں کو واو عاطفہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔یعنی

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جس کا تقاضہ ہے دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنا لہٰذا جس طرح ایمان کا ثبوت ان اشخاص کے لئے ضروری ہوگا، اسی طرح عمل صالح کا وجود ضروری قرار پائے گا۔

یہ حسب ذیل آیات ہیں:۔

(۱) سورۂ بقرہ آیت ۲۵/

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُو الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ۔

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کو خوش خبری دے دو کہ ان کے لئے (بہشت کے) وہ باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔

(۲) شوریٰ آیت ۲۲/و ۲۳/

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُو الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَھُمْ مَا یَشَاءُ وْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۔ ذَالِکَ ھُوَ الْفَضْلُ لْکَبِیْرُ ذَالِکَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُو الصّٰلِحٰتِ۔

جنہوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے وہ ہمیشہ جنت کے باغوں میں ہوں گے۔ان کے پروردگار کی بارگاہ میں موجود ہے یہ تو خدا کا فضل ہے یہی وہ انعام ہے جس کی خدا اپنے بندوں کو بشارت دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے۔

دوسری قسم :۔ جس میں وعدہ بلفظ خوشخبری ہے اور اس کے متعلق میں ایمان کے بعد عمل صالح کو بطور توصیف ذکر کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بشارت مطلق مومنین کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ عمل صالح کی قید ہے۔

ذیل کے آیات ملاحظہ ہوں

(۱) بنی اسرائیل آیت ۹/

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْآنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْراً کَبِیْراً۔

یہ قرآن اس راہ کی ہدایت کی جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور جو ایماندار اچھے اچھے کام کرتے ہیں ان کو یہ خوش خبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر و ثواب موجود ہے۔

(۲) سورہ کہف آیت ۱/و ۲/

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِ ہِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَہٗ عِوَجاً قَیِّماً لِّیُنْذِرَ بَأْساً شَدِیْداً مِّنْ لَّدُنْہ وَیُبَشِّرُ الْمُومِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصَّالِحَاتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْراً حَسَناً۔

ہر طرح کی تعریف اللہ کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندہ پر کتاب نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کجی نہ رکھی بلکہ ہر طرح سے سیدھا بنایا تاکہ جو سخت عذاب خدا کی بارگاہ سے نازل ہوتا ہے اس سے ڈرائے اور جن مومنین نے اچھے کام کئے انہیں اس بات کی خوشخبری دے کہ ان کے لئے بہت اچھا اجر و ثواب موجود ہے۔

(۳) سورہ نمل ۲/و ۳/

ھُدیً وَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔

ان ایمانداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے جو نماز کو

پابندی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور یہی لوگ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔

تیسری قسم: ۔جس میں صراحۃً لفظ وعدہ موجود ہے اور اس کے متعلق میں ایمان اور عمل صالح دونوں کا بطور عطف ذکر کیا گیا ہے۔

یہ ہیں آیات ذیل:۔ (۱) سورۂ نساء ۱۲۲ر

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وَّمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ۔

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے انہیں ہم عنقریب ہی (بہشت کے) ان باغوں میں جا پہنچا ئیں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان سے خدا کا پکا وعدہ ہے اور خدا سے زیادہ بات کا سچا کون ہوگا۔

(۲) سورۂ مائدہ ۹ر

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۔

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے، خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے مغفرت اور بڑا ثواب ہے۔

(۳) سورۂ یونس ۴ر

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۔اِنَّهٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ۔

خدا کا وعدہ سچا ہے ۔وہی یقینا مخلوق پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ زندہ کرے گا کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے ان کو انصاف کے ساتھ جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۴) سورۂ لقمان ۸-۹ر

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۔ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ خدا کا پکا وعدہ ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

(۵) سورۂ فتح ۲۹ر

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۔

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کرتے رہے، خدا نے ان سے بخشش اور بڑے اجر وثواب کا وعدہ کیا ہے۔

چوتھی قسم: ۔ وہ ہے جس میں بشارت اور وہ وعدہ کو 'متقین' کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے اور ''تقویٰ'' کے معنی پرہیزگاری کے ہیں جو عمل کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس طرح وہی مفہوم جو ''اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے پیدا ہوتا تھا۔ اس کو لفظ ''المتقین'' یا ''الذین التقوا'' سے ادا کیا گیا ہے۔ اس قسم میں ذیل کے آیات داخل ہیں:۔

(۱) سورۂ یونس ۶۳ و ۶۴ر

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۔ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔

وہ لوگ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری اختیار کئے رہے انہی کے واسطے دنیوی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتوں میں ادل بدل نہیں ہوا کرتا وہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۲) سورۂ رعد ۳۵ر

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۔ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ۔ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّعُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ۔

جس باغ (بہشت) کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اس کے میوے سدا بہار اور (ایسی ہیں) اس کی چھاؤں لمبی۔ یہ انجام

ہے ان لوگوں کا جو پرہیزگار رہے۔ وہ کافروں کا انجام دوزخ کی آگ ہے۔

(۳) سورۂ فرقان ۱۵؍

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا۔

کہئے کہ یہ (دوزخ) بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے کا باغ (بہشت) جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ان کا صلہ ہوگا اور آخری ٹھکانہ۔

(۴) سورۂ ص ۴۹؍ تا ۵۳؍

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۔ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۔ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۔ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۔

اور پرہیزگاروں کے لئے بہترین انجام ہے ہمیشہ بہار باغ جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوئے ہوں گے تکیوں سے لگے ہوئے منگواتے ہوں گے وہاں بہت میوے اور پینے کے شربت۔ اور ان کے پاس نظر نیچے رکھنے والی ایک ہی سے عمر والیاں ہوں گی۔ یہ وہ ہے جس کا حساب کے دن کے لئے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

(۵) سورۂ زمر ۲۰؍

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۔ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۔

اپنے پروردگار کے پاس لحاظ سے پرہیزگاری اختیار کئے ہوئے ہوں، ان کے لئے اونچے اونچے محل ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

پانچویں قسم:۔ وہ ہے جس میں بشارت یا وعدہ کی لفظ تو نہیں ہے لیکن اصل کلام بشارت، وعدہ کی نوعیت رکھتا ہے۔ یعنی اس میں خالق کی طرف سے حتمی طور پر یہ ارشاد کیا گیا ہے کہ ہم جنت دیں گے مگر کس کو دیں گے؟ اس محل پر ایمان اور عمل دونوں صفتوں کو بطور عطف لایا گیا ہے یا تقویٰ کی صفت جو ''عمل صالح'' کی مرادف ہے۔

یہ آیات تعداد میں زیادہ ہیں اس لئے ان میں سے ہر ایک کو ترجمہ کے ساتھ درج کرنے کے بجائے صرف حوالہ پر اکتفا کی جاتی ہے۔

(۱) سورۂ بقرہ آیت ۶۲ (۲) بقرہ آیت ۸۲ (۳) بقرہ ۲۷۷ (۴) آل عمران ۵ (۵) آل عمران ۵۷ (۶) نساء ۵۷ (۷) نساء ۱۷۳ (۸) مائدہ ۶۹ (۹) انعام ۴۸ (۱۰) انعام ۸۳ (۱۱) اعراف ۲۵ (۱۲) اعراف ۴۲ (۱۳) یونس ۹ (۱۴) ہود ۲۳ (۱۵) یوسف ۵۷ (۱۶) رعد ۲۹ (۱۷) ابراہیم ۲۳ (۱۸) کہف ۸۸ (۱۹) کہف ۱۰۷ (۲۰) مریم ۶۱ (۲۱) حج ۱۴ (۲۲) حج ۲۴ (۲۳) حج ۵۰ (۲۴) حج ۵۶ (۲۵) مومنون ۱ تا ۱۱ (۲۶) عنکبوت ۷ (۲۷) روم ۱۵ تا ۲۲ (۲۸) روم ۴۵ (۲۹) لقمان ۲۲ (۳۰) سبا ۴ (۳۱) فاطر ۷ (۳۲) حم سجدہ ۸ (۳۳) دخان ۵۱ تا ۵۷ (۳۴) جاثیہ ۳۲ تا ۳۵ (۳۵) سورۂ محمد ۳ (۳۶) محمد ۱۲ (۳۷) تغابن ۹ (۳۸) طلاق ۲۰ (۳۹) بروج ۱۱ (۴۰) بینہ ۷ و ۸ ان میں ۱، ۸، ۲۸، ۳۰، میں امن کے ساتھ عمل صالحا کی لفظیں ہیں ۳۷، ۳۸، میں من یؤمن باللہ ویعمل صالحا۔ ۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۹، ۴۰، چھبیس آیتوں میں الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کے الفاظ ہیں۔ ۴ میں الذین اتقوا، ۳۲ میں المتقین، ۹ میں من آمن واصلح، ۱۰ میں الذین اٰمنو اولم یلبسو ایمانھم بظلم، ۱۱ میں من اتقی واصلح، ۱۵ میں الذین اٰمنوا وکانوا یتقون۔ ۲۵ میں المؤمنون کے اوصاف ہیں ایک طولانی سلسلۂ اعمال الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون الخ بعد ۲۹ میں ومن یسلم وجھہ الی اللہ وھو محسن، بہر حال سب کا نتیجہ یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ کسی اور چیز

کی بھی ضرورت ہے اور وہ عمل صالح، تقویٰ، ظلم سے برأت، حسن سیرت یا وہ تفصیلی اعمال ہیں جن میں اہم عناصر کا سورۂ مومنون میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ انہی کو جنت کی بشارت دی گئی ہے اور انہی سے اس کا وعدہ کیا گیا ہے جن میں یہ تمام اوصاف موجود ہوں۔

چھٹی قسم:۔ وہ ہے جس میں ایمان اور عمل صالح دونوں کو یا صرف عمل صالح اور تقویٰ کو بطور شرط ذکر کیا ہے۔ یہ ذیل کے آیات ہیں۔

(۱) سورۂ آل عمران ۱۷۹

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کروگے تو تمہارے واسطے بڑی جزائے خیر ہے۔

(۲) سورۂ نساء ۶۶، ۶۷

وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِیْتًا وَّاِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًا ۔

اگر وہ لوگ اس بات پر عمل کرتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو ان کے حق میں بہت اچھا ہوتا اور وہ (دین میں بھی) بہت ثابت قدمی سے جمے رہتے اور اس صورت میں ہم بھی اپنی طرف سے ضرور بڑا اچھا بدلا دیتے۔

(۳) سورۂ مائدہ ۶۵

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۔

اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کے (سابقہ) گناہوں سے درگذر کرتے اور ان کو نعمت و آرام کے باغوں میں پہنچادیتے۔

(۴) سورۂ انفال آیت ۲۹

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔

اے ایمان لانے والو! اگر تقویٰ اختیار کروگے تو اللہ تمہارے واسطے امتیاز قرار دے گا اور تمہارے گناہوں کو نظرانداز کرے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل وکرم والا ہے۔

(۵) سورۂ محمد آیت ۳۶

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ

اگر تم ایمان رکھوگے اور پرہیزگاری کروگے تو وہ تم کو تمہارے اجر عنایت فرمائے گا۔

ساتویں قسم:۔ جس میں ایمان اور عمل صالح کا بصورت استثناذ کر کیا ہے عذاب کے حکم عام سے مثلاً

(۱) سورۂ انشقاق آیت ۲۴، ۲۵

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۔

انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اچھے کام کئے، ان کے لئے بے انتہا اجر وثواب ہے

(۲) سورۂ تین ۵، ۶/

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۔

یہ انسان آخر میں پست سے پست درجوں میں جاتا ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر وثواب ہے۔

(۳) سورہ عصر ۲، ۳

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۔

انسان گھاٹے میں ہے، سوا ان کے جو ایمان لائیں اور اچھے کام کرتے رہیں اور آپس میں حق کا حکم اور صبر کی وصیت کرتے رہیں۔

آٹھویں قسم:۔ جس کے مضمون کو عام ''مسلمات و عقائد'' کے افراد غالباً مذہب جدید کی تشکیل سمجھیں گے، وہ آیات ہیں جو بتاتے ہیں کہ ایمان صرف شرط صحت اعمال ہے اور جنت اور اجر آخرت حقیقت میں صرف اعمال کی جزاء ہے اور اعمال ہی

کے اعتبار سے درجات آخرت میں بلندی وپستی پیدا ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہوں ذیل کے آیات۔

(۱) سورۂ آل عمران آیت ۱۹۱ر سے اہل ایمان کا ذکر ہے کہ وہ خلقت آسمان میں زمین میں غور وفکر کرتے ہیں اور بے ساختہ کہہ اٹھتے ہیں کہ خداوندا! تونے اس کو بے کار پیدا نہیں کیا ہے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ پروردگارا! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر۔ اس سلسلہ میں ارشاد ہوا ہے۔

سورۂ آلِ عمران آیت ۱۹۵ر فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ

تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی اور فرمایا کہ میں تم سے کسی کام کرنے والے کے کام کو اکارت نہیں کروں گا۔ خواہ مرد ہو اور خواہ عورت تم ایک دوسرے کا جزو ہی تو ہو۔

(۲) سورۂ نساء آیت ۱۲۴

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحَاتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

جو شخص اچھے اچھے کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت درانحالیکہ وہ مومن ہو، تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے۔

(۳) سورۂ رعد ۲۰ر تا ۲۴ر

اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

جنہوں نے خدا کے ساتھ عہد وپیمان کو پورا کیا اور جن حقوق کے ادا کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا، انہیں ادا کرتے رہے اور اللہ سے ڈرتے رہے اور حساب کے برے انجام کا خوف رکھا اور اللہ کی خوشنودی کے لئے جو مصیبت پڑی اس پر صبر کیا اور پابندی کے ساتھ نماز ادا کی وغیرہ وغیرہ۔

اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عُقْبَی الدَّارِ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِکَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔

یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت کی خوبی ہے یعنی ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود بھی جائیں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو لوگ نیکوکار ہیں، اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے آتے آتے ہوں گے کہ تم پر سلام ہو اس وجہ سے کہ تم نے صبر سے کام لیا اور کتنا اچھا ہے یہ انجام اس گھر کا۔

(۴) سورۂ نحل ۳۰،تا ۳۲

وَقِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّکُمْ ۔ قَالُوْا خَیْرًا ۔ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ۔ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ۔ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ ۔ کَذٰلِکَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ۔ اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے؟ تو بول اٹھتے ہیں سب اچھے سے اچھا۔ جن لوگوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہتر ہے اور کتنا عمدہ ہے پرہیزگاروں کا گھر۔ وہ ہمیشہ بہار جنت کے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی، وہاں ان کے لئے ہر وہ چیز مہیا ہوگی جسے ان کا دل چاہے۔ اس طرح اللہ جزا عطا فرماتا ہے پرہیزگاروں کو جن کی فرشتوں نے قبض روح کی اس حالت میں وہ پاکیزہ ہیں۔ فرشتے ان سے کہتے ہیں! سلام علیکم داخل ہوجاؤ جنت میں ان اعمال کی بدولت جو تم کرتے تھے۔

(۵) سورۂ نحل ۹۷

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

مرد ہو یا عورت جو شخص نیک اعمال کرے گا اس حالت میں کہ وہ با ایمان ہے تو اسے ہم دنیا میں بھی پاکیزہ زندگی سیر کرائیں گے اور آخرت میں جو کچھ وہ اچھے اعمال کرتے تھے، ان کے لحاظ سے بہترین صلہ عنایت کریں گے۔

(۶) سورۂ بنی اسرائیل ۱۹/

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوراً۔

جو شخص آخرت کا متمنی ہو اس کے لئے جو کوشش ہونا چاہئے، وہ کی ہو اس حالت میں کہ وہ صاحب ایمان ہو تو یہی وہ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

(۷) سورۂ کہف ۳۰/-۳۱/

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلاً۔ اُولٰئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ۔

جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور اچھے اعمال کئے تو ہم ہرگز اچھے کام کرنے والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے سدابہار جنت (کے باغ) ہیں۔

(۸) سورۂ طٰہٰ ۷۵، ۷۶

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِناً قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰى ۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۔ وَذٰلِكَ جَزَآءُ مَنْ تَزَكّٰى ۔

اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے با ایمان حاضر ہوگا اچھے اعمال کئے ہوئے تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے بڑے بلند درجے ہیں۔ وہ سدابہار باغات جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں۔ وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ صلہ ہے اس شخص کا جو گناہوں سے پاک رہے۔

(۹) سورۂ طٰہٰ ۱۱۲

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْماً وَلَا هَضْماً ۔

جس نے اچھے اعمال کئے اس حالت میں کہ وہ مومن ہے تو اسے نہ کسی طرح کی بے انصافی کا ڈر ہے اور نہ کسی نقصان کا۔

(۱۰) سورۂ قصص ۸۳/

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَاداً ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔

وہ آخرت کا گھر تو ہم انہی لوگوں کے لئے مخصوص رکھیں گے جو زمین پر نہ سرکشی کرنا چاہتے ہوں اور نہ فساد، اور انجام بخیر تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔

(۱۱) سورۂ عنکبوت ۵۸/

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفاً تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۔ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۔

جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور اچھے اعمال کئے انہیں ہم جنت کے غرفوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے سے نہریں رواں ہونگی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، کتنا عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کا۔

(۱۲) سورۂ روم ۴۴/

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۔ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۔

جس نے کفر اختیار کیا تو اس کے کفر سے نقصان اسی کا ہے اور جنہوں نے اچھے اعمال کئے وہ اپنے ہی لئے آسائش کا سامان کر رہے ہیں۔

(۱۳) سورۂ الٓمٓ سجدہ ۱۹

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلاً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے رہنے کے لئے جنت کے باغ میں سامانِ ضیافت ان اعمال کے بدلے میں جو وہ کرتے تھے۔

(۱۴) سورۂ صافات ۶۰/-۶۱/

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۔

یہ یقینی بہت بڑی کامیابی ہے۔ ایسی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔

(۱۵) سورۂ مومن ۴۰

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

جو نیک کام کرے گا، مرد ہو، یا عورت درحالیکہ وہ باایمان ہو تو یہ لوگ بہشت میں داخل ہوں گے۔ وہاں بے اندازہ روزی ملے گی۔

(۱۶) سورۂ زخرف ۷۲ر

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

یہ ہے وہ بہشت جس کے تم حقدار قرار دیئے گئے ان اعمال کی وجہ سے جو تم کرتے تھے۔

(۱۷) سورۂ احقاف ۱۳-۱۴

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ أُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا مالک اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے تو نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ مبتلائے رنج ہوں گے۔ یہی لوگ اہل بہشت ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ صلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کرتے تھے۔

(۱۸) سورۂ احقاف ۱۹ر

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا۔ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔

ہر ایک کے لئے درجے ہوں گے ان اعمال کے لحاظ سے جو انہوں نے کئے ہوں گے اور یہ اس لئے کہ خدا ان کے اعمال کا ان کو پورا پورا بدلا دے اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

(۱۹) سورۂ ذاریات ۱۵ تا ۱۹

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ۔ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ۔ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَفِيْٓ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔

یقیناً پرہیزگار لوگ بہشت کے باغوں اور چشموں میں ہوں گے لیتے ہوئے ان نعمتوں کو جو ان کے پروردگار نے انہیں دی ہوں گی۔ یہ لوگ اس سے پہلے اچھے اعمال کرتے رہے تھے وہ رات کو بہت کم سوتے تھے اور پچھلے پہروں میں مغفرت کی دعائیں کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے محتاج کا حصہ تھا۔

(۲۰) سورۂ طور ۱۷ تا ۲۱

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ۔ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ۔ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ۔ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ۔

یقیناً پرہیزگار لوگ بہشت کے باغوں اور نعمت میں ہوں گے لذت اندوز ہوتے ہوئے اس سے جو ان کے پروردگار نے انہیں دیا ہے اور بچایا انہیں ان کے پروردگار نے دوزخ کے عذاب سے، کھاؤ پیو۔ مبارک جو صلہ میں اس کے جو تم اعمال کرتے تھے۔ تکیوں سے ٹیک لگائے ہوئے لائن سے بچھے ہوئے تختوں کے اوپر اور ان کی ہم نے شادی کردی ہوگی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور جنہوں نے ایمان اختیار کیا اور ان کی اولاد نے بھی ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو ان کے درجہ تک پہنچا دیں گے اور ان کے اعمال کو ذرّہ بھر ضائع نہ کریں گے اور ہر شخص اپنے اعمال ہی کے مطابق نتیجہ پائے گا۔

(۲۱) سورۂ مرسلات ۴۱ تا ۴۴ر

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ۔ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔

یقیناً پرہیز گار لوگ گھنی چھاؤں چشموں میں ہوں گے اور میووں میں جو انہیں مرغوب ہوں، مزے سے کھاؤ پیو، بدلے میں ان اعمال کے جو تم کرتے تھے۔ اس طرح ہم معاوضہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو۔

ان تمام آیات میں ان افراد کے لئے جو اپنی جگہ ایمان اور عمل صالح دونوں صفتوں سے متصف ہیں۔ ہر جگہ جنت اور اس کی نعمتوں کو اعمال کا معاوضہ بتایا گیا ہے اور اعمال ہی کے اعتبار سے درجوں کا اعلان کیا گیا ہے جس میں نہ کوئی ابہام ہے، نہ کوئی اجمال۔ نہ کسی قسم کی تاویل کی ضرورت ہے، نہ گنجائش۔

نویں قسم:۔ وہ آیات ہیں جن میں صاف اس خیال کی رد کی گئی ہے کہ اعمال میں کوتاہی کے باوجود انسان نتیجہ میں وہی درجہ حاصل کرلے جو اللہ نے نیک اعمال والوں کا قرار دیا ہے، یہ عدل الٰہی کے خلاف ہے اور اللہ ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔

ملاحظہ ہوں ذیل کے آیات۔

(۱) سورۂ نساء ۳۱، ۳۲

إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا. وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ. وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔

اگر تم ان کاموں سے جن کی ممانعت ہوئی ہے گناہان کبیرہ سے بچتے رہو تو ہم صغیرہ گناہوں سے تمہیں درگذر کردیں گے اور تمہیں اچھی عزت کی جگہ پہنچا دیں گے اور اللہ نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی ہے، اس کی ہوس نہ کرنا، مردوں کو اپنے کئے کا حصہ ہے اور عورتوں کو اپنے کئے کا حصہ (یعنی جسے ترجیح ہوئی ہے وہ اس کے اعمال سے) اور اللہ کے فضل و کرم کے طالب رہو اور یقیناً اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

(۲) سورۂ نحل ۹۳/

وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

جو تم اعمال دنیا میں کرتے تھے اس کی باز پرس تم سے ضرور ہوگی۔

(۳) سورۂ ص ۲۸/

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ

کیا جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور اچھے اعمال کئے، ان کو ہم ان لوگوں کے برابر کردیں۔ جو روئے زمین پر فساد پھیلایا کرتے ہیں یا ہم پرہیز گاروں کو مثل بدکاروں کے بنادیں۔

(۴) سورۂ مومن ۵۸/

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ۔

اندھا اور آنکھ والا دونوں برابر نہیں ہوسکتے اور نہ مومنین جنہوں نے اچھے کام کئے اور بدکار برابر ہوسکتے ہیں۔ تم بہت کم سمجھانے کا اثر لیتے ہو۔

(۵) سورۂ جاثیہ ۲۱، ۲۲/

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ. سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ. وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔

جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کے برابر کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے اور ان سب کا جینا مرنا یکساں ہوگا؟ یہ لوگ کیا برا حکم لگاتے ہیں۔ اللہ نے تمام آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔

(۶) سورۂ زلزال ۶/ تا ۸/

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ. فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ. وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

اس دن لوگ گروہ گروہ اپنی قبروں سے نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھیں تو جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے وہ اسے دیکھ لے گا۔

۹۰/آیتوں کا متفقہ فیصلہ

اس مضمون میں غالباً نوے آیتیں مع ترجمہ بلا کسی تبصرہ کے پیش کردی گئی ہیں۔ آئندہ اگر کسی نے ہمت کی کہ ان آیات سے جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہے، اس کے خلاف کچھ قلم فرسائی کرے، تو پھر ان آیات کے مختلف استدلالی پہلو اور کثیر التعداد نکات جو ان کے الفاظ اور جملوں کی ترکیب و ترتیب میں مضمر ہیں، نیز مزید آیات جو ان کی تائید کرنے والے ہیں، پیش کئے جائیں گے۔

نتیجہ ان تمام آیات کا بالکل قطعی اور یقینی طور پر صاف یہی ہے کہ وعدۂ جنت تنہا ادعائے اسلام و ایمان کرنے والوں کے لئے ہرگز ہرگز نہیں بلکہ ایمان کے ساتھ ساتھ اعمال خیر بجالانے والوں اور منہیات سے پرہیز کرنے والوں کے لئے ہے۔

جبکہ وہ دستاویز جس کی بنا پر جنت کی ملکیت کا استحقاق پیدا ہوگا، ان شرائط کے ساتھ مشروط ہے تو بغیر اعمال صالحہ کے کسی شخص یا جماعت کا یقین رکھنا کہ ہم جنت میں ضرور جائیں گے سوا اس کے کیا کہا جاسکتا ہے کہ ''دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے''

(اشاعت اولیٰ امامیہ مشن لکھنؤ، ۲۷ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ ۵/اکتوبر ۱۹۸۰ء) ❁❁❁